زندگیوں کی تعمیر نو، ایک وقت میں ایک قدم

نمایاں خصوصیات

• پاکستان کے لیے ملٹی ڈونر ٹرسٹ فنڈ (MDTF) ہنگامی حالات اور سیکیورٹی کے بحران کے بعد اندازاً 2 لاکھ بے گھر ہونے والے افراد کی بحالی کے کوششوں میں مدد دینےکے لیے قائم کیا گیا تھا؛
• کے پی اور فاٹا کی معاشی بحالی(ERKF) کے پراجیکٹ کے تحت بحران سے متاثرہ 887چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کو مالی امداد فراہم کی گئی جو پراجیکٹ کے مقررہ 850 اداروں سے زائد ہیں؛
• ERKF میں ملازمین کی تعداد،مضبوط کاروباری منصوبہ بندی اور کامیاب آپریشنل تاریخ سمیت انتخاب کا ایک بہترین معیار اپنایا گیا ۔

20نومبر **2014:** خیبر پختونخوا(KP) اور وفاق کے زیر انتظام علاقہ جات (FATA) پاکستان کے غریب ترین علاقوں میں شمار ہوتے ہیں۔2009کے ہنگامی حالات اور سیکورٹی کے آپریشنز نے ان دونوں علاقوں کو انتہائی متاثر کیا اور تقریباً 2لاکھ لوگ بے گھر ہوئے۔انفراسٹرکچر اور روزگار کو پہنچنے والے نقصانات کی وجہ سے سماجی اور معاشی زندگی پر بہت منفی اثر ات مرتب ہوئے۔

فاٹا میں بے روزگار ہونے والے اکثریت کا تعلق نوجوان نسل سے ہےجن میں سے بعض نے مالی فوائد کے حصول کے لیے اس بحران کو اورزیادہ تیز کرنے میں اپناکردار اداکیا ۔ خیبر پختونخوا(KP) اور وفاق کے زیر انتظام علاقہ جات (FATA) میں محدود معاشی مواقع کی وجہ سے لوگوں نے مختلف جگہوں پر ملازمت تلاش کرنا شروع کردی حتی کہ وہ بیرون ملک بھی چلے گئے۔اس صورت حال نے سنگین معاشی مسائل کو جنم دیا ہے۔

خیبر پختونخوا(KP) ،وفاق کے زیر انتظام علاقہ جات (FATA)اور بلوچستان ملٹی ڈونر ٹرسٹ فنڈ(MDTF) بحران سے متاثرہ لوگوں کی بحالی کی کوششوں میں مدد دینے کے لیے 2010میں قائم کیا گیا تھا۔ کے پی اور فاٹا کی معاشی بحالی(ERKF) کے پراجیکٹ اس فنڈ کے تحت گیارہ پراجیکٹس میں سے ایک ہے ۔ERKF کا مقصد چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs)کی بحالی اور نئی ملازمتوں کی فراہمی کے لیے امداددیناہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs)کے انتخاب کے لیے ERKF ایک بہترین معیار پر عمل کرتاہے۔

"اب ہم اتنے پیسے کما لیتے ہیں جس سے ہم نہ صرف اپنی روزمرہ کی ضروریات پوری کرلیتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کی تعلیم کا بھی بندوبست کرلیتے ہیں۔"

گل رخ

استفادہ کرنے والی خاتون

چونکہ ERKFنے اپنے مقررہ کردہ 850چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs)کی بجائے 887اداروں کو مالی امداد فراہم کی ہے ،اس لیے ہمیں فیلڈ سے کامیابیوں کی بے شمار کہانیاں موصول ہورہی ہیں۔

ان میں سے شمالی وزیرستان ،فاٹا کے ایک دیہات سے تعلق رکھنے والی 23سالہ گل رخ کی کہا نی بھی شامل ہے۔ مذکورہ بحران سے پہلے وہ ایک کڑھائی کا ایک کامیاب کاروبار چلارہی تھی جس کے ذریعے وہ اپنے خاندان کےآٹھ افراد کا پیٹ پالتی تھی جن میں اس کابوڑھا باپ،چار چھوٹے بھائی اور تین بہنیں شامل تھیں۔اس بحران کی وجہ سے اس کے خاندان کو ڈیرہ اسماعیل خان ، خیبر پختونخوا میں ہجرت کرنا پڑی۔

اس مشکل وقت کو یاد کرتے ہوئے گل رخ بتاتی ہے کہ "ہم نے اس بحران اور بے گھرہونے والے دوران بہت سی مشکلات دیکھی ہیں۔ہمارے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیسے نہیں تھے۔ڈیرہ اسماعیل خان میں آنے کے بعد میں نے کڑھائی کا کاروبار شروع کیا۔پڑوس کی چند ایک لڑکیاں آئیں اور انھوں نے ہمارے تربیتی مرکز میں کڑھائی کا کام سیکھنا شروع کردیاہم بڑی مشکل سے گزارہ کرتےتھے اور ہماری ضروریات زندگی پوری نہیں ہوتی تھیں۔"

گل رخ نے محسوس کیا کہ اسے اپنے کاروبار کووسعت دینی چاہیے لیکن خام مال اور مشینری خریدنے کے لیے اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔اس نے 19,120ڈالر لینے کے لیے درخواست دی توERKF کی تصدیق کے بعد چند ایک ہفتوں کے اندر اس کو مطلوبہ رقم کی پہلی قسط مل گئی۔اس نے اپنے منصوبے کے مطابق اس رقم سے خام مال اور مشینری خریدی۔آج گل رخ اس مرکز میں اپنی بہنوں کے ساتھ مل کر اپنا کام کرتی ہے اور ایک اعلی تربیت کنندہ کی حیثیت سے اسے شہرت بھی مل چکی ہے۔

گل رخ نےکہا کہ"اب ہم اتنے پیسے کما لیتے ہیں جس سے ہم نہ صرف اپنی روزمرہ کی ضروریات پوری کرلیتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کی تعلیم کا بھی بندوبست کرلیتے ہیں۔ہمارے تربیتی مرکز میں تیرہ لڑکیاں داخل ہو چکی ہیں۔اس کام کی طلب موسمی نوعیت کی ہے لیکن یہ ایک بہترین کاروبارہےخاص طورپر خواتین کے لیےہم اس فنڈ کی فراہمی کے لیے انتہائی شکرگزار ہیں کیونکہ اس سے نہ صرف خواتین کو اپنا کام شروع کرنے میں مدد ملے گی بلکہ مردوں پر انحصار کرنے میں بھی کمی آئے گی۔ "

حبیب اللہ کی کہانی بھی اسی نوعیت کی ہے ۔وہ سوات ، خیبرپختونخوا میں 1995سے اپنا ماربل کا کام نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہا تھا۔اس نے بتایا کہ "ہم اس علاقے میں ماربل کے سب سے بڑے سپلائر تھے اور ہماری مصنوعات کی بہت مانگ تھی۔ہمارے پاس بیس ملازم اور چند ایک ٹھیکیدار بھی کام کرتے تھے۔ لیکن اس بحران نے ہمارے حالات کو انتہائی خراب کردیا۔"

حبیب اللہ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ"ہماری فیکٹری کے پاس ملٹری کمانڈ اینڈ کنٹرول کا ہیڈکوارٹرتھا۔ان کی موجودگی نے ہمارےکاروبار کو بہت زیادہ متاثر کیا،خریداری بلکل ختم ہوگئی، کاروباری قرضے جمع ہوگئے اور اخراجات میں اضافہ ہوگیا۔اب ہماری پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ اس فیکٹری کو ایک سال کے لیے بند کردیاجائے۔"

اس نے مزید کہا کہ "جیسے ہی سیکورٹی آپریشنز شروع ہوا، ہماری فیکٹری تباہ و برباد ہوگئی ۔ہمیں تقریباً8ملین کی مالیت کی مشینری اور خام مال کا نقصان ہوا۔میر ی صحت بھی خراب ہوگئی اورمیں کئی ماہ ہسپتال میں بیمارپڑارہا ۔میرے پاس کچھ نہ بچا،یہاں تک کہ میں اپنے بچوں کی تعلیم کی فیس بھی ادانہ کرسکا۔میں نے ان کو سکول سے ہٹا لیا۔ "

حبیب اللہ نے ERKFکی امداد کے لیے درخواست دی اور 2.5ملین روپے حاصل کیے جن میں سے زیادہ تر خام مال کی خریداری اور انفراسٹرکچر کی تعمیر نو پر خرچ ہوگئے۔جیسے ہی حبیب اللہ کا کاروبار بہتر ہوا تو اس نے 9ملازم رکھ لیے۔اس نے بتایا کہ میں اس مالی امداد کی وجہ سےہر سال اندازاً1.3ملین روپے کی آمدن کمانے کے قابل ہوجاؤں گا۔"

ERKF نے خیبر پختونخوا اور فاٹا میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں سمیت ماربل فیکٹریوں، فلورملوں، کپڑوں کی کھڈیوں، تجاروں اور پرچون فروشوں کو بھی مالی امداد فراہم کی ہے۔اس کے نتیجے میں تقریباً 2,400بلاواسطہ اور 9,000بلواسطہ ملازمتیں پیداہوئی ہیں۔ERKF کے تحت پائیدار روزگار فراہم کرنے کے لیے حکومت کی مد د کی جارہی ہے جس سےخیبر پختونخوا اور فاٹا میں ریاست۔شہریوں کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

سیکورٹی کے نقطہ نظر سے ناموں کو بدل دیا گیا ہے۔